پانی: انمول خزانہ

کیرلا کا ایک خوبصورت گاؤں ہے 'رامیشور'۔ وہاں کے لوگ بہت خوشی سے رہتے ہے۔ وہاں کا پانی بہت صاف ستھرا ہے۔ اس گاؤں میں ایک پریوار رہتا ہے۔ یہ پریوار میں ساوتری، اسکی بھائیا راجو اور امّی رہتے ہیں۔ ساوتری بیس سال کی ہے۔ وہ ایک اڈیابیکا بننا چاہتی ہے۔ اسکا پڑھائی ختم ہو گئی لیکن اسکی امّی کا آنکھ میں روشنی کم ہے۔ اسلیے وہ انکو دیکھنے کے لیے گھر میں رہتی ہے۔ اسکی ابّا جان کا موت ایک سال پہلے ہو گئی تھی۔ وہ ایک سماج سیوک تھے۔ ساوتری بھی ایک سماج سیوک ہے۔ اسکی بھائی راجو ایک کسان ہے۔ وہ بہت محنتی ہے۔ یہ پریوار کو سارا گاؤں پسند کرتا ہے۔

ایک دن انکے گاؤں میں کوچ شہری لوگ آئے۔ انمیں سے ایک گوپال ہے۔ گوپال ایک زمیندار اور انجنیر ہے۔ گوپال کو گاؤں کے لوگ جانتے ہے۔ وہ اکثر زمین بیچنے کے لیے وہاں آتا ہے۔ گوپال نے گاؤں والوں سے کہا 'یہاں کا زمین ایک اچھا پیسا والا آدمی کو بہت پسند آیا ہے۔ وہ اس کھیتی زمین لے کر یہاں ایک مال اور کارخانہ بنانا چاہتا ہے۔ جس کسی کا بھی زمین ہم لینگے انکو ہم بہت سارا پیسا دینگے اور ~~انو~~ انکو مال میں نوکری بھی ملے گی۔"

گاؤں والے یہ سنکر اپنا زمین دینے کو تیار ہو گئے۔ لیکن جب راجو یہ بات سنا تب اسنے کہا کی ایک مال آنے سے ہمارے گاؤں کا خوبصورتی ~~ج~~ بگڑ جایگا اور ہمارا ندی نالے بھی برباد ہو جایگا۔ گاؤں والے راجو کی بات نہیں مانے اور لالچی ہوکر اپنا اپنا زمین کوپال کو دے دیے۔ بنا من کے راجو کو بھی اپنا زمین دینا پڑا۔

کوپال نے وہاں مال اور کارخانے کا کام شورو کر دیا۔ اور اسکا کچڑا سب ندی نالوں میں ڈال دیا۔ ~~س~~وقت بیتتا گیا اور مال کا کام پورا ہو گیا۔ لیکن رامیشور گاؤں کا خوبصورتی چلی گئی۔ وہاں بہت لوگ آنے لگے اور اپنا کوڑا کچرا وہی ڈالنے لگے۔ گاؤں کے لوگوں کو بہت پیسا تو مل رہا تھا لیکن آنے وقت پانی کی قلت ہو گئی۔ ندی نالے برباد ہو گئی۔ بارش بھی نہیں ہو رہا ہے۔ اور کنوا کا پانی بھی ختم ہو رہا ہے۔ ابھی گاؤں کے لوگوں کو راجو کا بات کی اہمیت سمجھ آئی۔ اور وہ راجو کے پاس گئے۔ راجو اور ساوتری نے مل کر گاؤں والوں کے ساتھ آندولن ~~ک~~ کرنے لگے۔ وہ مال ~~ه~~ توڑنا چاہتے تھے۔ انکی گاؤں کا ہریالی واپس پانا چاہتے ہے۔ لیکن کوپال انکے باتوں کا کوچ جواب نہیں دیا۔ گاؤں والے بہت زور سے اندولن کئے اور ساوتری نے

انکے خلاف بہت اچھے سے آواز اڑاتی۔ یہ سب مال
کے مالک نے انٹرنیٹ میں دیکھا اور کوہال سے بات کیا۔
ساونتری نے سوچا کی یہ سب اسکو مال مالک سے کہنا چاہئے۔
اور ساونتری یہ خیال سب سے کہتی ہے۔ گاؤں والے اپنا پانی کے
ھمر رہے تھے۔ وہ اس سے سجمت ہوگئے اور ساونتری نے مال
مالک سے بات کہنے کے لیے انکے گھر جانے کا فیصلہ کیا اور وہ
اسٹیشن گئی۔

ساونتری ریل گاڑی میں بیٹھ گئی۔ "راجو بھیا!... ماں کا خیال
رکھنا' پانی لے کر میں ابھی آئی" ساونتری نے کہا۔ اتنے میں گاڑی
اسٹیشن سے نکلی.... ساونتری مال مالک کا گھر میں گئی اور ان
سے یہ سب بات بول کر سمجھائی۔ مال مالک ایک اچھا
انسان تھا۔ وہ یہ سب بات سمجھکر مال توڑنے کا اجازت
دے۔ ساونتری واپس آئی۔ گاؤں والے سب ملکر مال اور گار جانا
توڑ دیے۔ انکا ندی اور نالے سب صاف کرنے لگے۔ اپنا گاؤں
کا خوبصورتی واپس پانے کے لیے۔ اور انکو صاف پانی ملے ملنے کے
لیے۔ ویسے دیرے دیرے انکا گاؤں پہلے جیسا ہونے لگا۔
انکے گاؤں کا ہریالی واپس آگئی۔ انکے گاؤں کا پانی ٹھیک ہو گیا۔
سب کو اچھا پانی ملنے لگا۔ چڑیاں اور جانور کا آوازیں
آنے لگیں۔ انکو سکون مل گیا۔

گاؤ والے سمجھ گئے کی زابتر لالچ اچھا نہیں ہے۔ ہمیں
کوئی بھی کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا چاہیے۔ ہمیں
اپنا پیر باورن کو صاف رکھنا چاہیے۔ محنت کا پھل میٹھا
ہونا ہے۔ ہمیں اپنے درتی ماتا کا سمرکشن کرنا چاہیے۔ یہ
ہمارا کرتویہ ہے۔ ہمیں پانی سمجھ کر کرچا کرنا چاہیے۔ پانی
کے بنا ہم مر جائیں گے۔ پانی کو بچانا ہے۔ پانی ایک انمول
خزانہ ہے۔